

# کتابِ دانیال - نمبر ایک سو پانچ

انجیل کا تدریجی انکار: مسیح کی پیدائش سے استفانس کی سنگساری تک

Jeff Pippenger

2024-02-29

گزشتہ مضمون میں ہم نے نوٹ کیا کہ الہام نے یہ نشاندہی کی کہ یہودیوں نے صلیب پر انجیل کے انکار پر 'مہر ثبت' کر دی، اور پھر ستیفن کو سنگسار کیے جانے پر اپنے اس انکار کی دوبارہ تصدیق کر دی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یقیناً، اُس دور کے کج بحث یہودیوں کی جانب سے انجیل کا انکار بتدریج ہوا تھا۔ اُس کی پیدائش کے وقت وہ پہلے ہی نظر انداز کیے جا چکے تھے۔ مسیح کی پیدائش سے لے کر ستیفن کی سنگساری تک انجیل کے تدریجی انکار کی عکاسی ہوتی ہے۔

لوگ اس سے بے خبر ہیں، مگر یہ نوید آسمان کو شادمانی سے لبریز کر دیتی ہے۔ نور کی دنیا کی مقدس ہستیاں زیادہ گہری اور زیادہ لطیف دلچسپی کے ساتھ زمین کی طرف کھینچی چلی آتی ہیں۔ اس کی حضوری سے ساری دنیا زیادہ درخشاں ہے۔ بیت لحم کی پہاڑیوں کے اوپرے شمار فرشتوں کا ہجوم جمع ہے۔ وہ دنیا کو خوشخبری سننے کے اشارے کے منتظر ہیں۔ اگر اسرائیل کے پیشوا اپنی امانت کے وفادار ہوتے تو وہ یسوع کی پیدائش کی بشارت سننے کی خوشی میں شریک ہو سکتے تھے۔ لیکن اب انہیں نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ عصور کی تمنا، صفحہ 47۔

یسوع کی پیدائش سے لے کر استفانس کی موت تک، قدیم اسرائیل کی طرف سے انجیل کے بتدریج ردّ کو نمایاں کیا گیا ہے۔ یہ تسلیم کرنا کہ یہود کا مسیح کو رد کرنا بتدریج تھا، اس بات کی نشاندہی کی اجازت دیتا ہے کہ "ان کے رد پر مہر لگنا" کن مواقع پر ہوا—ایک صلیب پر، جہاں ہیکل کا پردہ پھٹ گیا، اور دوسرا استفانس کی موت کے وقت۔ پردے کا پھٹ جانا اس بات کی علامت تھا کہ وہ اب خدا کی عہد کی قوم نہ رہے، اور جب استفانس کو سنگسار کیا گیا تو اس نے یسوع کو خدا کے دینے ہاتھ کھڑا دیکھا، جو دانی ایل باب بارہ آیت ایک میں مہلت کے خاتمے کی علامت ہے۔ یروشلم کی تباہی بھی مہلت کے خاتمے کی علامت ہے۔

"یروشلم پر آنے والی سزا صرف تھوڑے عرصے کے لیے مؤخر کی جا سکتی تھی؛ اور جب مسیح کی نگاہ اس ہلاکت کے لیے مقدر شہر پر ٹھہری، تو انہوں نے صرف اس کی تباہی ہی نہیں دیکھی، بلکہ ایک دنیا کی تباہی بھی دیکھی۔ انہوں نے دیکھا کہ جس طرح یروشلم کو ہلاکت کے حوالے کر دیا گیا، اسی طرح دنیا بھی اپنے انجام کے حوالے کر دی جائے گی۔ انہوں نے وہ بدلہ دیکھا جو خدا کے مخالفین پر نازل ہوگا۔ وہ مناظر جو یروشلم کی تباہی کے وقت پیش آئے تھے، خداوند کے عظیم اور ہولناک دن میں دوبارہ دہرائے جائیں گے، مگر کہیں زیادہ خوفناک انداز میں۔" Review and Herald، 7 دسمبر، 1897۔

یہ صرف خدا کی رحمت ہی تھی جس نے یروشلم کو وقتِ مصلوبیت میں تباہی سے بچایا۔

"یہودیوں کے ہاتھوں مسیح کی مصلوبیت میں یروشلم کی تباہی مضمحل تھی۔ کلوری پر بہایا گیا خون وہ بوجھ تھا جس نے انہیں اس دنیا میں بھی اور آنے والی دنیا میں بھی تباہی میں ڈبو دیا۔ اسی طرح عظیم آخری دن میں ہوگا، جب خدا کے فضل کو رد کرنے والوں پر عدالت نازل ہوگی۔ مسیح، جو ان کے لیے ٹھوکر کا پتھر ہے، اس وقت ان کے سامنے انتقام لینے والے پہاڑ کی مانند ظاہر ہوگا۔ اس کے چہرے کا جلال، جو راستبازوں کے لیے زندگی ہے، شریروں کے لیے بھسم کر دینے والی آگ ہوگا۔ محبت کو ٹھکرانے اور فضل کو حقیر جاننے کی وجہ سے، گناہگار ہلاک ہو جائے گا۔" زمانوں کی تمنا، 600۔

یہ صرف خدا کی رحمت تھی جس نے صلیب کے وقت یروشلیم کی تباہی کو روک رکھا۔

مسیح نے خود یروشلیم کی ہلاکت کا فیصلہ سنایا تھا، اس کے بعد قریب چالیس برس تک خداوند نے شہر اور قوم پر اپنے عذاب کو مؤخر رکھا۔ قابل حیرت تھی خدا کی دراز ہمتی ان لوگوں کے ساتھ جو اس کی انجیل کو رد کرتے تھے اور اس کے بیٹے کے قاتل تھے۔ عظیم کشمکش، 27۔

ہیکل کی اپنی آخری تطہیر کے وقت، یسوع نے یہ انتباہ دیا تھا کہ جب اس کے پیروکار نبی دانی ایل کے بیان کردہ "ویرانی کی مکروہ چیز" کو دیکھیں تو یروشلیم سے نکل بھاگیں۔ پہلی بار جب اُس نے ہیکل کو پاک کیا تھا تو اُس نے کہا تھا کہ یہودیوں نے اُس کے باپ کے گھر کو ڈاکوؤں کی کھوہ بنا دیا ہے، مگر آخری بار اُس نے کہا کہ "تمہارا گھر" تمہارے لیے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ مصلوبیت سے پہلے ہی—جو بس ہونے والی تھی—وہ ہیکل جس کا پردہ مصلوبیت کے وقت پھٹنا تھا، خدا کے گھر نہیں بلکہ یہودیوں کے گھر کے طور پر پہلے ہی قرار دی جا چکی تھی۔ سسٹر وائٹ اس بات پر روشنی ڈالتی ہیں کہ مسیح نے یہ اعلان کب کیا، اور اپنی گواہی میں آگے چل کر وہ رحمت کی چالیس برس کی توسیعی مہلت کا بھی ذکر کرتی ہیں۔

کابنوں اور حاکموں سے مسیح کے یہ الفاظ، 'دیکھو، تمہارا گھر تم پر ویران چھوڑا جاتا ہے' (متی 23:38)، ان کے دلوں پر دہشت طاری کر چکے تھے۔ انہوں نے بے اعتنائی کا دکھاوا کیا، لیکن ان کے ذہنوں میں ان الفاظ کے مفہوم کے متعلق سوال بار بار ابھرتا رہا۔ انہیں یوں محسوس ہوتا تھا کہ ایک ناپیدہ خطرہ ان پر منڈلا رہا ہے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ شاندار ہیکل، جو قوم کا فخر تھی، جلد ہی کھنڈرات کا ڈھیر بن جائے؟ ...

مسیح نے اپنے شاگردوں کو یروشلیم پر آنے والی تباہی کی ایک نشانی دی، اور انہیں یہ بھی بتایا کہ کس طرح بچ نکلیں: 'جب تم یروشلیم کو لشکروں سے گھرا ہوا دیکھو، تو جان لو کہ اس کی ویرانی نزدیک ہے۔ پھر جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں؛ اور جو اس کے بیچ میں ہیں وہ باہر نکل جائیں؛ اور جو دیہات میں ہیں وہ اس میں داخل نہ ہوں۔ کیونکہ یہ انتقام کے دن ہیں، تاکہ جو کچھ لکھا گیا ہے وہ پورا ہو۔' یہ تنبیہ اس لیے دی گئی تھی کہ چالیس برس بعد، یروشلیم کی تباہی کے وقت، اس پر عمل کیا جائے۔ مسیحیوں نے اس تنبیہ پر عمل کیا، اور شہر کے سقوط میں ایک بھی مسیحی ہلاک نہ ہوا۔ دی ڈیزائر آف ایجز، 628، 630۔

مسیح کو سن 31 عیسوی میں مصلوب کیا گیا، اور تقریباً چالیس سال بعد سن 70 عیسوی میں ساڑھے تین سالہ محاصرے کے بعد یروشلیم تباہ کر دیا گیا۔ اگر دانی ایل باب نو، آیت چوبیس میں ستر ہفتوں کے طور پر متعین آزمائشی مدت کے ساڑھے تین سال ابھی باقی تھے، تو سن 31 عیسوی میں صلیب کے وقت یروشلیم کیسے تباہ ہو سکتا تھا؟ ان بظاہر تضادات کو کیسے حل کیا جا سکتا ہے؟ سب سے آسان حل یہ ہے کہ بس اس حقیقت کی نشاندہی کی جائے کہ جب ستر ہفتوں سے نمایاں کی گئی آزمائشی مدت کے خاتمے کی بات آتی ہے تو اسے مہلت کے تدریجی اختتام کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ یہ درست ہے، مگر اس تاریخ کے سنگ میلوں کا اطلاق کرتے وقت اس سے نبوتی وضاحت ختم ہو جاتی ہے۔ میں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔

اگر عید پنتکست اُس جلد آنے والے اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے جہاں بابل میں موجود دوسری بھیڑ کو باہر بلایا جاتا ہے، تو پھر پنتکست کے ساڑھے تین سال بعد ہی انجیل غیر قوموں تک کیوں پہنچی؟ کیا مسیح کی موت یا استفانوس کی موت قدیم اسرائیل کے لیے مہلت کے ختم ہونے کی علامت تھی؟ اگر لاودیکیائی ایڈونٹسٹ ازم جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت کلیسیا رہنا چھوڑ دیتی ہے، تو کیا سن 70 عیسوی میں ہیکل کی تباہی نے اتوار کے قانون کے وقت لاودیکیائی ایڈونٹسٹ ازم کے ہیکل کے خاتمے کی نمائندگی کی؟ جو باتیں بظاہر تضادات لگتی ہیں وہ "سٹر بہ سطر" کے اطلاق سے حل ہو جاتی ہیں، اور جب اس کا اطلاق کیا جاتا ہے تو جن سنگ میلوں کی ہم نشاندہی کر رہے ہیں ان

کی شہادت بہت واضح اور جامع ہو جاتی ہے۔

وہ ہفتہ جس میں مسیح نے عہد کی توثیق کی، دو برابر مدتوں میں تقسیم ہے، ہر ایک ساڑھے تین سال کی۔ پہلی ساڑھے تین سال کی مدت مسیح کے پیتسمہ سے شروع ہوتی ہے اور اُس کی موت پر ختم ہوتی ہے۔ پیتسمہ اُس کی موت اور جی اٹھنے کی علامت ہے، اس لیے اس ساڑھے تین سالہ مدت کی ابتدا اپنے انجام کے ساتھ عین مطابقت رکھتی ہے۔ اسی عرصے میں مسیح نے صرف یہودیوں کے درمیان انجیل کی منادی کی۔ ان ساڑھے تین سال کے اختتام سے اگلے ساڑھے تین سال کے آغاز کی نشاندہی ہوتی ہے۔ دوسری ساڑھے تین سالہ مدت کا آغاز مسیح کی موت سے ہوتا ہے اور اس کا اختتام استفانوس کی موت پر ہوتا ہے۔ اسی عرصے میں شاگردوں نے صرف یہودیوں کے درمیان انجیل کی منادی کی۔

وہ دونوں ادوار، جو الگ الگ نیوی خطوط ہیں، کو "سطر بہ سطر" یکجا کیا جانا ہے۔ ابتدا اور انتہا دونوں پر الفا اور اومیگا کی مہر ہے، کیونکہ ابتدا اور انتہا کی تاریخیں ایک سی ہیں۔ دونوں ادوار مدت کے لحاظ سے یکساں ہیں، اور ہر دور میں انجام دیا جانے والا کام بھی ایک جیسا ہے۔ مسیح، جو اول و آخر ہے، سب چیزوں کا خالق بھی ہے، اور اسی لحاظ سے وہ سچائی کا خالق ہے۔ عبرانی لفظ "سچائی" تین عبرانی حروف سے بنایا گیا ہے۔ عبرانی حروف تہجی کے پہلے حرف کے بعد تیرہواں حرف، پھر آخری حرف کو ملا کر عبرانی لفظ "سچائی" بنایا جاتا ہے۔

ساڑھے تین سال کی دونوں مدتوں میں اول و آخر مسیح ہی ہیں، کیونکہ پہلی مدت کا آغاز اُن کے پیتسمہ سے ہوتا ہے اور اسی مدت کا اختتام اُن کی موت پر۔ اور دوسری مدت کا آغاز اُن کی موت سے ہوتا ہے اور اُس کے اختتام پر وہ خدا کے دینے ہاتھ کھڑے ہیں۔ عدد تیرہ بغاوت کی علامت ہے، اور دونوں مدتوں میں، خواہ پہلی میں انجیل خود شخصاً مسیح نے پیش کی ہو یا دوسری میں اُن کے شاگردوں نے، نکتہ چیں یہودیوں نے انجیل کے پیغام کے خلاف بغاوت کی۔

دونوں مدتیں ایک ہی طوالت کی ہیں، الفا اور اومیگا کی پہچان رکھتی ہیں، اور ایک ہی انجیل کے پیغام کی نشان دہی کرتی ہیں۔ ان دونوں مدتوں کو "سطر پر سطر" جوڑ کر پیش کرنا ہے۔ "سطر پر سطر" کا طریقہ کار "آخری بارش" کا آزمائشی طریقہ کار ہے۔ یہ آخری دنوں کا طریقہ کار ہے، اور وہ حقائق جو آخری دنوں میں اسی طریقہ کار کے ذریعے پہچانے اور قائم کیے جاتے ہیں، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے دوران بنی لاوی کو پاک کرتے ہیں۔

وہ کس کو علم سکھائے گا؟ اور کس کو تعلیم سمجھائے گا؟ کیا انہیں جو دودھ سے چھڑائے گئے اور چھاتیوں سے ہٹا لیے گئے ہیں؟ کیونکہ حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ لکیر پر لکیر، لکیر پر لکیر؛ یہاں تھوڑا، وہاں تھوڑا۔ کیونکہ بکلاتے ہونٹوں اور دوسری زبان کے ساتھ وہ اس قوم سے بات کرے گا۔ جن سے اُس نے کہا، یہ ہے آرام جس سے تم تھکے ماندوں کو آرام دے سکتے ہو؛ اور یہ ہے تازگی؛ تو بھی انہوں نے سننا نہ چاہا۔ لیکن خداوند کا کلام اُن کے لیے حکم پر حکم، حکم پر حکم؛ لکیر پر لکیر، لکیر پر لکیر؛ یہاں تھوڑا، وہاں تھوڑا ہو گیا، تاکہ وہ جا کر پیچھے کی طرف گریں، اور ٹوٹیں، اور پھنسیں، اور پکڑے جائیں۔ اشعیا 28:9-13۔

اشعیاہ کی اگلی آیت اُن استہزاء کرنے والے مردوں کو مخاطب کرتی ہے جو یروشلم کے لوگوں پر حکومت کرتے ہیں۔ اُن استہزاء کرنے والوں کے لیے "آرام اور تازگی" (پچھلی بارش)، جسے "سننے" سے انہوں نے انکار کیا، وہی سبب بنتی ہے کہ وہ "چلے جائیں، پیچھے کی طرف گر پڑیں، ٹوٹ جائیں، دام میں پھنس جائیں، اور پکڑے جائیں"۔ وہ آزمائش اُن کے سامنے ایک دوسری زبان میں پیش کی گئی، کیونکہ ایلیاہ، یوحنا پیتسمہ دینے والا اور ولیم ملر اپنے اپنے تاریخی ادوار کی الہیات کی درسگاہوں میں تربیت یافتہ نہ تھے۔ پچھلی بارش کا وہ پیغام جو لاودیقیائی ایڈونٹسٹ ازم کو آزماتا ہے، وہی پیغام ہے جو "خط پر خط" کے اطلاق سے پیدا ہوتا ہے۔

جب اُس ہفتے کے پہلے ساڑھے تین سال، جس میں مسیح نے عہد کی تصدیق کی، دوسرے ساڑھے تین سالوں پر منطبق کیے جائیں، تو ہمیں نبوتی روشنی ملتی ہے جو جستجو کرنے والے ذہن میں پیدا ہونے والے کسی بھی بظاہر تضادات کو واضح کرتی ہے۔ وہ ہفتہ وہ وقت تھا جب عہد کا رسول عہد کی تصدیق کرنے والا تھا، اور بائبل کے مطابق عہد کی تصدیق لازماً خون سے ہوتی ہے۔ مسیح کا ہپتسمہ اور مصلوبیت، اور اسٹیفن کی سنگساری، سب خون کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ دونوں خطوط عہد کے خون کی نمائندگی کرتے ہیں، اور وہ خطوط عہد کی تصدیق کر رہے ہیں۔

جب انہیں "سٹر بہ سطر" ایک ساتھ رکھا جائے، تو ہپتسمہ اور مصلوبیت پہلا سنگ میل بنتے ہیں، اور مصلوبیت اور اسٹیفن کی سنگساری آخری سنگ میل بنتے ہیں۔ جب انہیں ایک ہی سلسلے میں اکٹھا کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ صلیب اور اسٹیفن کی موت پر میکائیل کا اٹھ کھڑا ہونا دو گواہوں کے طور پر یہودیوں کی جانب سے انجیل کے انکار پر مہر ثبت کرتے ہیں۔ مسیح کی موت اُس کے شاگرد اسٹیفن کی موت بھی ہے، اور جب دونوں لکیریں یکجا کی جائیں تو یہ فصیح ہے۔ تین دن بعد مسیح بطور پہلے پھل کی قربانی زندہ ہو اٹھتا ہے۔

لیکن اب مسیح مردوں میں سے جی اٹھتا ہے، اور جو سو گئے اُن میں پہلا پھل بن گیا ہے۔ 1 کرتھیوں 15:20.

فسح اور تیسرے دن کی عید اولین پھل کے درمیان، عید فطیر کا آغاز ہوتا ہے۔ بے خمیر روٹی 'پھولتی' نہیں، اور مسیح دوسرے دن نہ جی اٹھے؛ وہ تیسرے دن جی اٹھے۔ 'سٹر پر سطر' کے اطلاق میں مسیح اور استفانوس ایک ساتھ مرتے ہیں، مگر استفانوس مسیح کے بعد زندہ کیا جاتا ہے کیونکہ اولین پھل کی قیامت میں ایک ترتیب ہے۔

لیکن ہر ایک اپنی اپنی ترتیب کے موافق: مسیح پہلا پھل؛ پھر اُس کے آنے پر وہ جو مسیح کے ہیں۔ 1 کرتھیوں 15:22

بہار کی عیدیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کی جا سکتیں، کیونکہ وہ براہ راست ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ اسی معنی میں، عید پنتیکست جلد آنے والے اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے، جب روح القدس کے نزول کا اعادہ ہوگا، اور مکاشفہ باب اٹھارہ کی دوسری آواز اُن لوگوں کو، جو فی الحال انجیل کو نہیں جانتے، بابل سے نکل آنے کے لیے پکارے گی۔ "بابل" کا لفظ "بابل" کے لفظ پر مبنی ہے، جس کے معنی الجھن ہیں، کیونکہ بابل کے سقوط کے وقت خدا نے زبانیں الجھا دی تھیں، اور پنتیکست پر خدا انجیل کو دنیا تک پہنچانے کے لیے زبانوں کی اس الجھن کو الٹ دیتا ہے۔ یوں عید پنتیکست اور اتوار کا قانون ہم آہنگ ہیں۔

پنتیکست کے موقع پر شاگردوں کو زبانوں کی نعمت دی گئی، لیکن اُس وقت اُن کا پیغام ابھی تک یہودیوں تک محدود تھا۔ جب دونوں سلسلے ایک ساتھ ملا کر دیکھے جائیں تو پنتیکست سن 34 میں واقع ہوتا ہے، جب استفانوس کو سنگسار کیا گیا اور پھر انجیل اُن لوگوں تک پہنچائی گئی جو ابھی تک انجیل سے ناواقف تھے۔

اسٹیفن اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو "اُس کی آمد" پر جی اٹھیں گے، لیکن جو اُس کے ساتھ مر چکے ہیں۔ پہلے پھلوں کی قربانی تیسرے دن مسیح کے جی اٹھنے کی نشان دہی کرتی ہے، اور یہ عید ہفتوں کے آغاز کی بھی نشان دہی کرتی ہے، جو عید پنتیکست بھی کہلاتی ہے، اور جو طور سینا پر دس احکام کے دیے جانے کی یادگار ہے۔

22 اکتوبر، 1844، صلیب کے ساتھ ہم آہنگ ہے، کیونکہ دیگر ثبوتوں کے علاوہ سسٹر وائٹ صلیب کے بعد شاگردوں کی مایوسی کو 22 اکتوبر، 1844 کے بعد آنے والی مایوسی کے ساتھ ہم آہنگ قرار دیتی ہیں۔ صلیب اور 22 اکتوبر، 1844 دونوں قریب الوقوع اتوار کے قانون کا پیش خیمہ ہیں۔ پنتیکست بھی

عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی تمثیل ہے، لیکن پنتکست صلیب کے باون دن بعد آیا۔ صلیب، جس کی تمثیل فسح میں تھی، اعیاد کے ایک سلسلے کا آغاز کرتی ہے جو قدیم اسرائیل کے پرانے راستوں کی یادگار ہیں، اُس رات سے جب موت کا فرشتہ مصر پر سے گزرا تا شریعت کے دیے جانے تک۔ اگرچہ ان اعیاد کی اپنی اپنی خصوصیات ہیں، تاہم وہ ایک دوسرے کے ساتھ جدائی ناپذیر طور پر جڑی ہوئی ہیں۔ لہذا فسح سے پنتکست تک پورے باون دنوں کو ایک واحد سنگِ میل کے طور پر لینا درست ہے۔

اسی وجہ سے، صلیب، ستیفانس کی موت، اور عیدِ خمسین سب کے سب جلد آنے والے اتوار کے قانون کی پیشگی مثال بنتے ہیں، جب جدید بابل پر تدریجی تنفیذی عدالت کا آغاز ہوتا ہے، اور مکاشفہ کے اٹھارہویں باب کی دوسری آواز بابل سے خدا کی دوسری بھیڑوں کو نکلنے کے لیے پکارنا شروع کرتی ہے۔ اسی نشانِ راہ پر یروشلم پر تنفیذی عدالت آ پہنچی، اگرچہ خدا نے اپنی رحمت میں ہیکل اور شہر کی حقیقی تباہی کو صلیب کے بعد قریب چالیس برس مؤخر کر کے سن 70 تک ٹال دیا۔ قدیم یروشلم کی تباہی اس تدریجی تنفیذی عدالت کے آغاز کی نمائندگی کرتی ہے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اُس وقت شروع ہوتی ہے جب "قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آتی ہے۔"

سچائی دو گواہوں کی گواہی پر قائم ہوتی ہے، اور ساڑھے تین سال کی اُن دو مدتوں میں جن میں مسیح نے عہد کی تصدیق کی، ہمیں موت اور قیامت کے دو گواہ ملتے ہیں جو اُس تاریخ سے وابستہ ہیں جو جلد آنے والے اتوار کے قانون کی نشاندہی کرتی ہے۔ وہ اتوار کا قانون مکاشفہ باب گیارہ میں "بڑے زلزلے کی گھڑی" قرار دیا گیا ہے۔ وہ "گھڑی" براہِ راست اُن دو گواہوں سے جڑی ہے جنہوں نے ساڑھے تین سال تک گواہی دی۔ ان کی گواہی ان کی موت اور قیامت پر ختم ہوتی ہے۔

ان کی ساڑھے تین سال کی گواہی، اور اس کے بعد ان کی موت اور جی اٹھنا، یسوع اور استفانس دونوں کی موت اور جی اٹھنے سے نمائندگی کی گئی ہے؛ کیونکہ "سٹر بہ سطر" کے مطابق، استفانس کو مسیح کے ساتھ جی اٹھا ہوا دکھایا گیا ہے۔ عیدِ پہلی پیداوار میں دو بنیادی قربانیاں پیش کی جاتی تھیں۔

ایک بے عیب برہ تھا، اور دوسری جو کی قربانی تھی۔ جو آنے والی فصل کی نمائندگی کرتا تھا، اور برہ مسیح کی نمائندگی کرتا تھا۔ مسیح تیسرے دن جی اٹھا، اور استفانس اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا تھا جو بعد میں آنے والے ہیں، اور جو اُس فصل کی نمائندگی کرتا تھا جو آنے والی تھی۔ مکاشفہ باب گیارہ کے دو گواہوں نے ساڑھے تین برس تک گواہی دی، اس کے بعد انہیں قتل کیا گیا اور ساڑھے تین دن بعد وہ پھر جی اٹھے۔ ان دونوں گواہوں کے لیے مسیح نمونہ تھا، جو پہلا پھل تھا، کیونکہ وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں، جو بھی پہلے پھل ہیں۔

اور میں نے دیکھا، اور دیکھو، ایک برہ کوہِ صیون پر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار تھے جن کے ماتھوں پر اس کے باپ کا نام لکھا تھا۔ اور میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جو بہت سے پانیوں کی آواز اور بڑے گرج کی آواز کی مانند تھی؛ اور میں نے بربط بجانے والوں کی آواز بھی سنی جو اپنے بربط بجاتے تھے۔ اور وہ تخت کے سامنے، اور چار جانداروں اور بزرگوں کے سامنے، گویا ایک نیا گیت گاتے تھے؛ اور اس گیت کو سوائے ان ایک لاکھ چوالیس ہزار کے، جو زمین میں سے مول لیے گئے تھے، کوئی نہ سیکھ سکا۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے عورتوں کے ساتھ اپنے آپ کو ناپاک نہیں کیا، کیونکہ وہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برہ جہاں کہیں جاتے اس کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ آدمیوں میں سے مول لیے گئے اور خدا اور برہ کے لیے پہلے پھل ٹھہرے۔ اور ان کے منہ میں کوئی فریب نہ پایا گیا، کیونکہ وہ خدا کے تخت کے سامنے بے عیب ہیں۔ مکاشفہ 5:14-14:5۔

عیدِ پہلی پیداوار پر جو کی پیشکش اُس آنے والی فصل کی نمائندہ تھی، اور سن 31 عیسوی میں مسیح کی موت کے بعد سن 34 عیسوی میں اسطفانس کی موت واقع ہوئی؛ تاہم "سٹر بہ سطر"، وہ دونوں ایک ہی نشانِ راہ پر مرے۔ پہلی پیداوار کی قربانیوں کے حوالے سے، مسیح وہ برہ تھا جو ذبح

کیا گیا اور اسطفنس جو تھا۔ پولس کے مطابق "مسیح" ان کے پہلے پہل ہیں جو سو گئے، اور پھر "اس کے آنے پر وہ جو مسیح کے ہیں۔" ایک لاکھ چوالیس ہزار پہلے پہل ہیں، اور وہ وہی ہیں "جو برہ کے جہاں کہیں وہ جاتا ہے پیچھے پیچھے ہوتے ہیں۔"

مکاشفہ باب گیارہ کے "بڑے زلزلے" کی "گھڑی" میں، وہ دو گواہ جنہوں نے ساڑھے تین برس تک نبوت کی، پھر قتل کیے گئے اور ساڑھے تین دن تک گلیوں میں پڑے رہے، زندہ کیے جاتے ہیں۔ وہ وہی ہیں جن کی نمائندگی ستفانوس نے کی، جو نبوی معنوں میں یسوع کے ساتھ بھی، اور یسوع کے بعد بھی، زندہ کیا گیا تھا۔ لہذا وہ اس درندے کے ہاتھوں—جو اتناہا گڑھے سے اوپر آیا تھا—قتل ہونے کے "ساڑھے تین دن" بعد زندہ کیے جاتے ہیں۔ اسی "گھڑی" میں جب وہ زندہ کیے جاتے ہیں، وہ علم کی طرح آسمان پر اٹھا لیے جاتے ہیں۔ ان کی قیامت اور عروج کے اس عمل کو خدا کے نبوی کلام میں احتیاط سے بیان کیا گیا ہے، اور اس میں یہ بھی شامل ہے کہ ان کی تمثیل ستفانوس کی حقیقی موت سے کی گئی، یوں ایک روحانی موت کی نمائندگی ہوتی ہے جو ان دو گواہوں پر واقع ہوتی ہے جب وہ تیسرے فرشتے کی لودیکائی تحریک سے تیسرے فرشتے کی فلاڈیلفیائی تحریک میں تبدیل کیے جاتے ہیں۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"ایک بات یقینی ہے: وہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ جو شیطان کے جھنڈے تلے اپنی جگہ اختیار کرتے ہیں، سب سے پہلے خدا کے روح کی شہادتوں میں شامل تنبیہات اور ملامتوں پر اپنا ایمان ترک کر دیں گے۔"

"مزید گہری تقدیس اور زیادہ مقدس خدمت کی پکار دی جا رہی ہے، اور دی جاتی رہے گی۔ بعض وہ لوگ جو اب شیطان کی تلقینات کو زبان دے رہے ہیں، ہوش میں آجائیں گے۔ ایسے بھی ہیں جو امانت و ذمہ داری کے اہم عہدوں پر فائز ہیں، مگر اس زمانہ کے لیے سچائی کو نہیں سمجھتے۔ ان تک یہ پیغام پہنچانا ضروری ہے۔ اگر وہ اسے قبول کریں، تو مسیح انہیں قبول کرے گا، اور انہیں اپنے ساتھ مل کر کام کرنے والے بنائے گا۔ لیکن اگر وہ اس پیغام کو سننے سے انکار کریں، تو وہ تاریکی کے شہزادہ کے سیاہ جھنڈے تلے اپنا موقف اختیار کریں گے۔"

مجھے یہ کہنے کی ہدایت دی گئی ہے کہ اس زمانے کے لیے قیمتی سچائی انسانی ذہنوں پر بڑھتی ہوئی وضاحت کے ساتھ منکشف ہو رہی ہے۔ ایک خاص معنی میں مردوں اور عورتوں کو مسیح کا گوشت کھانا اور اس کا خون پینا ہے۔ فہم میں ترقی ہوگی، کیونکہ سچائی مستقل وسعت کی صلاحیت رکھتی ہے۔ سچائی کے الہی موجد ان لوگوں کے ساتھ جو اسے جاننے کے لیے آگے بڑھتے رہتے ہیں، قریب تر اور قریب تر رفاقت میں آئے گا۔ جب خدا کے لوگ اس کے کلام کو آسمانی روٹی کے طور پر قبول کریں گے تو وہ جان لیں گے کہ اس کا نکلنا صبح کی مانند تیار ہے۔ وہ روحانی قوت پائیں گے، جس طرح جسم کو غذا کھانے سے جسمانی قوت ملتی ہے۔

ہم خداوند کے اس منصوبے کو آدھا بھی نہیں سمجھتے کہ اس نے بنی اسرائیل کو مصری غلامی سے نکالا اور انہیں بیابان سے گزار کر کنعان میں داخل کیا۔

جیسے جیسے ہم انجیل سے جگمگاتی الہی کرنوں کو سمیٹتے ہیں، ہمیں یہودی نظام کے بارے میں زیادہ واضح بصیرت اور اس کی اہم سچائیوں کی زیادہ گہری قدر حاصل ہوگی۔ حق کی ہماری جستجو ابھی نامکمل ہے۔ ہم نے روشنی کی صرف چند کرنیں ہی جمع کی ہیں۔ جو لوگ کلام کے روزانہ طالب علم نہیں ہیں وہ یہودی نظام کے مسائل حل نہ کر سکیں گے۔ وہ ہیکل کی خدمت سے سکھائی گئی سچائیوں کو نہ سمجھیں گے۔ خدا کے کام میں اس کے عظیم منصوبے کی دنیاوی فہم سے رکاوٹ پڑتی ہے۔ آنے والی زندگی ان قوانین کے معنی آشکار کرے گی جو مسیح نے، بادل کے ستون میں محبوب ہو کر، اپنی قوم کو دیے تھے۔ Spalding and Magan, 305, 306.